ارکان اسلام

تحریر: قاری محمد اقبال مدیر مرکز علمی دارالسلام ریاض

قضائے حاجت اور استنجا

اسلام پاکیزگی اور طہارت کا دین ہے۔ طہارت کا مطلب ہے ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے پاکیزگی حاصل کرنا۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی''۔ (مسلم:۲۲۴) نماز کے لیے درکار طہارت کے حصول کے لیے اگر قضائے حاجت کی ہو تو سب سے پہلے استنجا اور پھر وضو ضروری ہے۔

کتاب وسنت سے حاصل ہونے والے رفع حاجت کے آداب واحکام میں سے زیادہ ضروری درج ذیل ہیں:

۱۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔ (اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ) ''اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں نر اور مادہ جنات کے شر سے''۔ (بخاری:۱۴۲، مسلم:۳۷۵)

۲۔ قضائے حاجت کے بعد یہ دعا پڑھیں: (غُفْرَانَکَ) ''اے اللہ! میں تیری بخشش کا طلب گار ہوں''۔ (ابوداود:۳۰)

۳۔ لوگوں کے راستہ میں اور سایہ دار جگہ میں جہاں لوگوں کے سایہ سے فائدہ حاصل کرنے کا امکان ہو، رفع حاجت نہ کی جائے۔ (مسلم:۲۶۹)

۴۔ رفع حاجت کے وقت کھلی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری:۲۹۴، مسلم:۲۶۴)

۵۔ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کریں، اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم:۲۶۲)

۶۔ اگر رفع حاجت کے وقت پانی میسر نہ ہو تو مٹی کے تین ڈھیلوں، تین پتھروں سے استنجا کریں اور پھر بعد میں پانی مل جائے تو وہ بھی استعمال کریں۔ (مٹی نہ ہو تو ٹشو پیپر اس کا قائم مقام ہے)۔ (صحیح بخاری:۱۵۰)

۷۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کریں اور دائیں ہاتھ سے پانی ڈالیں۔ (بخاری: ۱۵۳، مسلم: ۲۶۷)

۸۔ کسی سوراخ یا جانور کی بل میں پیشاب نہ کریں۔ (ابوداود: ۲۹)

۹۔ نہانے والی جگہ پر پیشاب نہ کریں۔ آج کل غسل وقضائے حاجت کی جگہ مشترک ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بھی احتیاط کریں کہ نہانے والی جگہ پر پیشاب نہ پڑے۔ (ابوداود: ۲۷، ۲۸)

۱۰۔ پیشاب کے چھینٹوں سے اپنے بدن اور کپڑوں کو بہت بچا کر رکھیں ۔ بے احتیاطی قبر کے عذاب کا باعث بن جائے گی۔ (بخاری: ۲۱۸، مسلم: ۲۹۲)

۱۱۔ اگر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت محسوس ہو اور نماز بھی تیار ہو تو پہلے رفع حاجت کریں، اسی طرح سخت بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالیں اور پھر اطمینان سے نماز ادا کریں۔ (مسلم: ۵۶۰)

۱۲۔ قضائے حاجت کے دوران گفتگو کرنا منع ہے اور اگر اس حالت میں کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔ (مسلم: ۳۷۰)

وضو کی مشروعیت اور فضیلت: وضو کی مشروعیت تین طرح سے ثابت ہوتی ہے:

۱۔ پہلی دلیل قرآن کریم سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے کو (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اسی میں شامل ہے) اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرو (کانوں کا مسح اس میں شامل ہے) اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولیا کرو''۔ (المائدہ: ۶)

۲۔ دوسری دلیل سنت مطہرہ سے ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ t بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو ٹوٹنے پر دوبارہ وضو نہ کرلے'' (بخاری: ۶۹۵۴، مسلم: ۲۲۵)

۳۔ تیسری دلیل اجماع امت سے ملتی ہے کہ پوری امت اس امر پر متفق ہے کہ نماز ادا کرنے کے لیے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔

وضو کی فضیلت: وضو کی فضیلت وثواب اور اس سے گناہ معاف ہونے کے بارے میں کتب حدیث میں بہت سی احادیث موجود ہیں ان میں سے صرف دو یہاں ذکر کی جارہی ہیں۔

(الف) سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے کام نہ بتلاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ان کے درجات بلند کردیتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ

کے رسول! ضرور بتلایئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت نہ چاہ رہی ہو ان اوقات میں عمدہ طریقے سے وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ یہی ''رباط'' (یعنی اللہ کی اطاعت میں اپنے آپ کو پابند کرلینا) ہے۔ یہی ''رباط'' ہے۔'' (مسلم:۲۵۱)

(ب) سیدنا ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے نظر سے کیے ہوئے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ہاتھوں سے کیے ہوئے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تو پانی کے ساتھ یا پانی۔ کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا تھا'' (مسلم:۲۴۴)

(ج) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے اعضاء روزِ قیامت وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔ جس طرح پنج کلیان (پیشانی اور چاروں پاؤں کی سفید رنگت والا) گھوڑا دور سے پہچان لیا جاتا ہے اور وہ سب گھوڑوں میں نمایاں ہوتا ہے۔ اسی طرح میں بھی حوض کوثر پر اپنی امت کے چمکتے اعضائے وضو کے باعث ان کو دور سے پہچان لوں گا۔ حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: تم میں سے جو اپنی اس چمک کو بڑھا سکتا ہو بڑھا لے۔ یعنی اعضائے وضو کو مقررہ حد سے آگے تک دھوئے''۔ (بخاری:۱۳۶، مسلم:۲۴۷)

وضو کے فرائض: وضو کے فرائض یا بنیادی کام سات ہیں:

۱۔ وضو کی نیت کرنا، یعنی دل میں وضو کرنے کا ارادہ کرنا۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: (إنما الأعمال بالنيات) ''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں ہی پر ہے'' (متفق علیہ، بخاری:۱، مسلم:۱۹۰۷) اگر ایک شخص اپنا پورا بدن دھولے اور وہ تمام اعضا بھی دھولے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں مگر دل میں وضو کی نیت نہ ہو تو یہ وضو نہیں کہلائے گا۔ کسی بھی نیک عمل کے انجام دیتے وقت دل میں اس کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔

۲۔ کم از کم ایک بار پورے چہرے کو دھونا۔ اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ ''اپنے چہروں کو دھویا کرو''۔ اگر تین بار دھوئے تو یہ بہتر ہے مگر ایک بار دھونے سے وضو ہو جائے گا۔ چہرہ کا مطلب یہ ہے کہ پیشانی کے اوپر کے حصہ سے ٹھوڑی سمیت اور چوڑائی میں ایک کان کے سامنے کے اٹھے ہوئے حصہ سے لے کر دوسرے کان کے اٹھے ہوئے حصہ تک دھویا جائے۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ ''اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا کرو''۔ عربی زبان میں (إِلَى) کا معنی کبھی ساتھ بھی ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ﴾ ''ان (یتیموں) کا مال اپنے مالوں کے ساتھ نہ کھاؤ''۔

۴۔ پیشانی کے اختتام (یعنی بالوں کے اگنے کی جگہ) سے لے کر گدی کے آغاز (جہاں سر کے بال ختم ہوتے ہیں) تک سر کا مسح کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ﴾ ''اور اپنے سر کا مسح کیا کرو''۔ سر کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو گیلا کر کے ان کی انگلیوں کو آمنے سامنے سے ملا کر پیشانی کے ختم ہونے کی جگہ سے گدی تک لے جائیں اور پھر گدی سے واپس پیشانی تک لائیں۔

۵۔ دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا، پہلے دایاں پاؤں دھوئیں اور پھر بایاں۔ خیال رکھیں کہ اعضائے وضو کا کوئی حصہ خصوصاً ایڑیاں بال برابر بھی خشک نہ رہیں۔ کیونکہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا ہے: ''خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے تباہی اور آگ کا عذاب ہے''۔

۶۔ وضو کے اعمال میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا۔ یعنی پہلے دونوں ہاتھ دھوئیں، پھر چہرہ (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی چہرہ میں شامل ہے)، پھر بازو دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں (کانوں کا مسح سر کے مسح میں داخل ہے)، پھر دونوں پاؤں کو دھوئیں، کیونکہ قرآن مجید اور سنت مطہرہ سے اعضا کو باترتیب دھونا ہی ثابت ہے۔

۷۔ وضو کرتے وقت ''موالات'' کا اہتمام کرنا، یعنی وضو کا سارا عمل ایک ہی وقت میں درمیان میں کوئی وقفہ کیے بغیر کیا جائے؛ کیونکہ ایک بار عبادت شروع کر کے بلاوجہ اس کو منقطع کرنے کی اجازت نہیں۔ البتہ درمیانی وقفہ معمولی ہو تو حرج نہیں۔ مگر اتنا وقفہ کہ پہلے دھوئے ہوئے اعضا خشک ہو جائیں جائز نہیں۔ ایسی صورت میں وضو دوبارہ شروع کرنا چاہیے۔

وضو کی سنتیں: وضو کی سنتیں بارہ ہیں اور درج ذیل ہیں: ۱۔ وضو کرتے وقت (بسم اللہ) کہنا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ''اس شخص کا کوئی وضو نہیں جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی'' (ابوداود:۱۰۱)

۲۔ وضو کے ساتھ مسواک کرنا، کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اگر مجھے امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں ہر وضو کے ساتھ لازمی طور پر مسواک کرنے کا حکم دے دیتا''۔ (بخاری:۸۸۷، مسلم:۲۵۲)

۳۔ وضو کی ابتداء میں دونوں ہاتھوں کو تین بار دھونا، کیونکہ سیدنا عثمانؓ نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو

تین بار دھویا اور کہا: ''میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے''۔

۴۔ کلی کرنا، یعنی دائیں ہاتھ میں پانی لے کر منہ میں ڈالنا اور اسے اچھی طرح منہ میں گھمانا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''جب تم وضو کرو تو کلی کرو'' (ابوداود: ۱۴۲)

۵۔ ناک میں پانی چڑھانا اور ناک جھاڑنا، یعنی دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک میں خوب چڑھانا پھر بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنا اور زور سے سانس باہر نکالنا، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''اگر روزہ نہ ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں پانی خوب چڑھاؤ'' (ترمذی: ۷۸۸)

۶۔ داڑھی کا خلال کرنا، یعنی چہرہ دھوتے وقت ہاتھ گیلا کر کے انگلیوں کو داڑھی کے بالوں کے اندر سے گزارنا۔ سیدنا عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں: ''میں داڑھی کا خلال کیوں نہ کروں، میں نے خود اللہ کے رسول ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے''۔ (ترمذی: ۲۹)

۷۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرنا، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر انگلیوں کے اندرونی حصوں تک پانی پہنچانا، اور پاؤں کی انگلیوں میں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پھیر کر انہیں صاف کرنا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو''۔ (ترمذی: ۳۹) حضرت مستورد بن شداد کا بیان ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو وضو کرتے وقت ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرتے دیکھا۔ (ابن ماجہ: ۴۴۶)

۸۔ دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں کا مسح کرنا، یعنی دونوں ہاتھوں کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کان کے سوراخ میں ڈال کر گھمانا اور انگوٹھوں کے آخری سرے کان کے پچھلے حصوں پر پھیرنا۔ آپ ﷺ اسی طرح مسح کیا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ: ۴۳۹)

۹۔ وضو کرتے وقت ہر عضو کو تین تین بار دھونا سنت اور کم از کم ایک بار دھونا فرض ہے۔

۱۰۔ ہاتھوں اور پاؤں کو دھوتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو دائیں جانب سے شروع کرو''۔ (ابوداود: ۴۱۴۱)

۱۱۔ اعضائے وضو کو مقررہ حد سے آگے تک دھونا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے لوگوں کے اعضائے وضو روز قیامت چمک رہے ہوں گے'' (متفق علیہ: بخاری: ۱۳۶، مسلم: ۲۴۶)

۱۲۔ وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعاء پڑھنا: (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ) ''اے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا''۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے گا'' (ترمذی: ۵۵)

مسواک کی فضیلت: ۱۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا تاکیدی حکم جاری کر دیتا۔ (بخاری: ۸۸۷)

۲۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ہر نماز کے وقت مسواک واجب تو نہیں مگر بہت اجر و ثواب کا باعث ہے

۳۔ دیگر اوقات میں بھی اللہ کے رسول ﷺ کثرت سے مسواک کیا کرتے تھے۔ حضرت حذیفہ کے بیان کے مطابق آپ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو مسواک کیا کرتے تھے۔ (بخاری: ۲۴۵)

۴۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''مسواک کیا کرو، کیونکہ یہ منہ کے لیے طہارت کا سبب اور اللہ تعالی کی رضامندی کا ذریعہ ہے''۔ (نسائی: ۵، ابن ماجہ: ۲۸۹)

۵۔ اگر کسی دوسرے شخص کا مسواک استعمال کرنا چاہیں تو اسے دھو کر استعمال کر سکتے ہیں۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ مسواک کر لیتے تو مجھے دے دیتے میں اسے دھو کر خود استعمال کرتی پھر اسے دھو کر آپ ﷺ کو دیتی تو وہ اسی مسواک کو استعمال فرما لیتے۔ (ابوداود: ۵۲)

۶۔ نبی کریم ﷺ اپنی زبان کے کنارے پر رکھ کر مسواک کو چاروں طرف پھیرتے اور گلے تک کو صاف فرماتے۔ (ابوداود: ۴۹)

مسجد کی فضیلت و آداب: ۱۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں: زمین پر اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہیں مسجدیں اور سب سے زیادہ قابل نفرت جگہ بازار ہیں۔ (مسلم: ۶۷۱)

۲۔ مسجد کی تعمیر کا عمل اللہ کو بہت محبوب ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: ''جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (بخاری: ۴۵۰)

۳۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھنا اور یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: (بِسْمِ اللّٰهِ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ)[نسائي:۷۷۲، مسلم:۷۱۳]

۴۔ مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا اور یہ دعا پڑھنا مسنون امر ہے: (بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ)(مسلم:۷۱۳)

۵۔ اللہ کے رسول ﷺ کا حکم ہے کہ تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے ادا نہ کرلے۔(بخاری:۴۴۴)

۶۔ تمام مساجد میں تین مسجدیں سب سے افضل ہیں۔(۱) مسجد حرام، اس میں پڑھی گئی ایک نماز دوسری جگہ کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔(۲) مسجد نبوی، اس میں ادا کی گئی ایک نماز دوسری جگہ ایک ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۳) مسجد اقصی (ابن ماجہ:۱۴۵۱) اس مسجد کی نماز کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں، لیکن اللہ کے نبی ﷺ کے مذکورہ ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ عام مساجد کی نسبت اس مسجد کی فضیلت بھی زیادہ ہے۔

۷۔ مسجد میں دنیاوی باتیں، خرید وفروخت اور گمشدہ چیز کا اعلان منع ہے۔(ترمذی:۱۳۲۴)

دوران وضو ناپسندیدہ اعمال: وضو کرتے وقت درج ذیل امور مکروہ ہیں اور ان سے بچنا چاہیے:

۱۔ وضو کی سنتوں میں سے کوئی ایک یا زیادہ سنتیں چھوڑ دینا، کہ اس سے وضو کی تکمیل اور اجر وثواب میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔

۲۔ کسی ایسی گندگی والی جگہ پر وضو کرنا، جہاں سے آدمی پر پلید چھینٹے پڑنے کا اندیشہ ہو۔

۳۔ دوران وضو پانی کے استعمال میں اسراف کرنا، کیونکہ اسراف ہر چیز میں منع ہے۔ نبی کریم ﷺ ایک مد (قریبا ۶۰۰ گرام) پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔(مسلم:۳۲۵)

۴۔ اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھونا، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جس نے اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا اس نے اچھا نہیں کیا اور ظلم وزیادتی سے کام لیا'' (نسائی:۱۴۰، ابن ماجہ:۴۲۲)

۵۔ چہرہ دھوتے وقت ہاتھوں کو زور سے چہرہ پر مارنا، یہ وضو کے ادب کے بھی خلاف ہے اور اس میں اس شخص سے مشابہت پائی جاتی ہے جو کسی نقصان پر اپنا چہرہ پیٹ رہا ہو۔ نیز قریب بیٹھ کر وضو کرنے والے شخص کے اوپر چھینٹے پڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔

وضو کو توڑ دینے والی چیزیں: ہر مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وضو کر لینے کے بعد اس کو ختم کر دینے والی اشیا کون سی ہیں تا کہ حتی الامکان ان سے بچا جا سکے۔ نواقض وضو درج ذیل ہیں:

۱۔ انسان کے خفیہ اعضا (قبل یا دبر) میں سے کسی چیز کا خارج ہونا، جیسے، ہوا، پیشاب، پاخانہ یا اور کوئی بھی چیز خارج ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ ایسی نیند جو لیٹ کر یا ٹیک لگا کر ہو، جس سے آدمی کے حواس معطل ہو جائیں۔ البتہ بیٹھے ہوئے اونگھ آجانے حتیٰ کہ سو جانے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

۳۔ انسان کا بغیر کسی حائل یا حاجز کے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگانا۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''جو اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ دوبارہ وضو کرے'' (ابوداود:۱۸۱)

۴۔ اگر کسی کا شعور یا عقل زائل ہو جائے چاہے یہ بیماری سے، بے ہوشی سے، یا کسی دوا کے استعمال سے ہو۔ چاہے یہ حالت تھوڑی ہی دیر کے لیے ہوئی ہو، وضو ٹوٹ جائے گا۔

۵۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے: ''اگر تم اونٹ کا گوشت کھاؤ تو وضو دوبارہ کرو''۔ (مسلم:۳۶۰)

تیمّم کے احکام: ۱۔ اگر کسی جگہ ایسے حالات بن جائیں کہ نماز کا وقت آجائے اور تلاش کے باوجود پانی نہ ملے (یا اس کا استعمال ناممکن ہو) تو پاک مٹی سے تیمّم کرنے کی اجازت ہے۔ اس تیمّم سے وضو ہی کی طرح طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور وہ ان کو طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔

۲۔ درج ذیل حالات میں وضو کی جگہ تیمّم کرنا جائز اور مشروع ہے: (الف) مسافر کو سفر میں پانی نہ ملے (ب) پانی تو موجود ہو مگر اس کے حاصل کرنے میں دشمن، درندے یا کرفیو وغیرہ کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو (ج) پانی کے مقام تک پہنچنے میں نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو (د) پانی کے استعمال سے مریض کے مرض میں اضافہ کا ڈر ہو۔

۳۔ یہ حالات اگر چہ برسوں قائم رہیں تیمّم جائز ہے جب تک حالات ٹھیک نہ ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''پاک مٹی مؤمن کا وضو ہے چاہے اسے دس برس اسی حال میں گزر جائیں'' (ابوداود:۳۳۲، ترمذی:۱۲۴)

۴۔ تیمّم کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم پانی نہ پاسکو تو پاک مٹی کا قصد کرو'' (المائدہ:۶) اور سنت مطہرہ میں بھی بہت سی روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۔ یہ رخصت جنبی کو بھی حاصل ہے کہ اگر اسے غسل کے لیے پانی نہ ملے یا وہ اس کے استعمال کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کرلے اور نماز ادا کرے۔ (بخاری:۳۴۴)

۶۔ تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار، یا پاک زمین پر ایک مرتبہ مارے، ہتھیلیوں میں پھونک مار کر زائد مٹی اڑا دے، پھر ان کو ایک مرتبہ اپنے چہرے پر پھیر لے اور پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک دوسرے کی پشت پر پھیر لے۔

۷۔ جس طرح مٹی سے تیمّم جائز ہے اسی طرح شور یلی زمین اور ریت والی جگہ سے بھی جائز ہے۔

۸۔ اگر زمین پر پختہ فرش ہو اور دیواریں بھی پختہ ہوں تو دیوار پر لگا ہوا غبار ہی تیمّم کے لیے کافی ہے۔

۹۔ جس طرح ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں اسی طرح ایک بار تیمم کر کے بھی کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

۱۰۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، نیز پانی پر دسترس ہو جانے سے تیمم ختم ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ اگر نماز پڑھ لینے کے بعد پانی کی موجودگی کا علم ہو تو نمازی کو پڑھی ہوئی نماز کو دہرانے یا نہ دہرانے میں اختیار حاصل ہے۔

شروط نماز

نماز کی شروط کا مطلب ہے: ایسے ضروری امور جن کو پورا کیے بغیر نماز کی ادائیگی ہوتی ہی نہیں۔ ان شرطوں میں سے کوئی ایک بھی پوری نہ ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ نماز کی تمام شرطیں نماز شروع کرنے سے پہلے کے احوال سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور یہ نو شروط ہیں:

۱۔ نماز پڑھنے والے کا مسلمان ہونا، یعنی نماز صرف مسلمان کی قبول ہے کافر کا کوئی عمل قبول نہیں۔

۲۔ عاقل ہونا، مجنون دیوانے اور بے عقل کی نماز درست نہیں ہے اس لیے کہ وہ شرعی احکام کا مکلف ہی نہیں۔ اسی طرح بے ہوش اور نشہ سے مدہوش کی نماز بھی قبول نہیں۔

۳۔ بالغ ہونا، یعنی بالغ ہونے پر نماز فرض ہو جاتی ہے۔ جو بچے سات برس کو پہنچ جائیں ان سے نماز پڑھائی جائے تاکہ وہ بلوغت تک اچھی طرح نماز کے عادی ہو جائیں۔

۴۔ وضو کرنا، آدمی وضو کے بغیر ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، مگر اس سے پہلے جنابت یا حدث وغیرہ سے

غسل یا استنجاء کر کے مکمل طہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔

۵۔ نجاست کو دور کرنا، یعنی بدن، کپڑوں اور نماز کی جگہ کو ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے پاک کرنا۔ اگر ان تین چیزوں میں سے ایک بھی ناپاک ہو تو نماز نہ ہوگی۔

۶۔ وقت کا داخل ہونا، نماز تب ہی فرض ہوتی ہے جب اس کا وقت شروع ہو جائے۔ البتہ مسافر کو جمع تقدیم میں ظہر کے وقت میں نماز عصر ساتھ ملا کر پڑھنے اور مغرب کے وقت میں ساتھ عشاء کی نماز جمع کرنے کی اجازت ہے۔ اسی طرح شدید بارش یا خوف کی حالت میں بھی مذکورہ نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

۷۔ ستر چھپانا، یعنی قدرت ہو تو کسی ایسی چیز کے ساتھ ستر ڈھانپنا جس میں سے بدن نظر نہ آئے۔ یعنی لباس پہن کر نماز پڑھنا۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کا ستر اس کا سارا بدن ہے۔ مرد کے کندھوں پر بھی دوران نماز کپڑا ہونا ضروری ہے۔

۸۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا، نماز پڑھنے کے لیے بیت اللہ شریف کی جہت منہ کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص کعبہ سے ہٹ کر کسی دوسری طرف منہ کر کے نماز ادا کرے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ البتہ اگر کوشش کے باوجود قبلہ کا پتہ نہ چلے یا پھر سواری پر، ٹرین میں، کشتی میں، بحری جہاز میں یا ہوائی جہاز میں ہو اور چہرہ قبلہ سے ہٹ بھی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن اگر نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل ہی منزل پر پہنچنے کا امکان ہو تو سواری سے اتر کر قبلہ رخ ہو کر ہی نماز ادا کرے۔

۹۔ نیت کرنا، نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ ہر نماز کے وقت دل میں اس نماز کی ادائیگی کی نیت ضروری ہے ؛ اس لیے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ لیکن نیت کے لیے کوئی الفاظ منہ سے ادا کرنا شریعت میں ثابت نہیں ہے ۔ جیسا کہ بعض نمازی کہتے ہیں: چار رکعت نماز ظہر، فرض، بندگی اللہ تعالی کی، سنت نبی کریم ﷺ کی، منہ طرف قبلہ شریف کی، پیچھے اس امام کے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب بدعت ہے۔ نماز شروع کرتے وقت دل کا ارادہ کافی ہے۔

ارکان نماز: نماز کے بنیادی اعمال یا ارکان کی تعداد چودہ ہے۔ ان کا کچھ بیان اس طرح سے ہے:

۱۔ قدرت ہو تو قیام کرنا، علماء کا اس امر پر اجماع ہے کہ قدرت ہو تو کھڑے ہونا نماز کا رکن ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: ''اللہ کے لیے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جایا کرو'' (البقرۃ:۲۳۸) اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''نماز کھڑے ہو کر پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر ادا

کرو“ (بخاری: ۷۱۱۱)

۲۔ تکبیر تحریمہ، یعنی ”اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا، اور اسے تحریمہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس تکبیر کے بعد ایسے بہت سے کام نمازی پر حرام ہو جاتے ہیں جو پہلے جائز تھے؛ مثلاً کھانا، پینا، بات چیت کرنا، دائیں بائیں دیکھنا وغیرہ۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”نماز کی کنجی وضو ہے اور اس کی تحریم تکبیر سے ہوتی ہے“ (ابوداود: ۶۱)

۳۔ سوۃ الفاتحہ پڑھنا، نماز کی حالت قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنا نماز کا رکن ہے۔ یہ سب کے لیے ضروری ہے، چاہے کوئی امام ہو، مقتدی ہو یا منفرد، مرد ہو یا عورت، تندرست ہو یا بیمار، کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو یا بیٹھ کر۔ اور یہ ہر نماز میں ضروری ہے چاہے وہ نماز، فرض ہو، نفل ہو، سری ہو، جہری ہو، جمعہ ہو، عیدین ہو، جنازہ ہو، حضر کی ہو یا سفر کی، کوئی نماز فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے اس میں فاتحہ نہ پڑھی“ (بخاری: ۷۵۶)

۴۔ رکوع کرنا، فرمان الٰہی ہے: ”اے ایمان والو رکوع کرو“ (الحج: ۷۷) نیز ارشاد نبویؐ ہے: ”پھر رکوع کرو حتی کہ تمہارا رکوع اطمینان سے ہو جائے“ (بخاری: ۷۵۷، مسلم: ۳۰۹)

۵۔ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے رفاعہ بن رافعؓ سے فرمایا: ”پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ“ (حوالہ سابقہ) کچھ لوگ رکوع سے اٹھنے کے بعد سیدھے کھڑے بھی نہیں ہو پاتے کہ سجدہ میں چلے جاتے ہیں ان کا یہ رکن فوت ہو جاتا ہے۔

۶۔ سجدہ کرنا، اور یہ سجدہ ہر رکعت میں دو بار ہوگا۔ سجدہ سات اعضا پر کرنا ضروری ہے، اور اس میں بھی اطمینان ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ ۱: پیشانی پر اور آپ نے اس کے ساتھ ناک کی طرف بھی اشارہ فرمایا۔ ۲، ۳: دونوں ہاتھوں پر۔ ۴، ۵: دونوں گھٹنوں پر۔ ۶، ۷: دونوں قدموں کے کناروں پر“۔ (متفق علیہ)

۷۔ سجدہ سے اٹھنا، سجدہ سے اٹھ کر سیدھا ہونا ضروری ہے۔ ایسی جلدی کرنا کہ جس میں آدمی سیدھا بھی نہ ہو پائے اور دوسرے سجدے میں چلے جانا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۸۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا، یعنی ایک سجدہ سے اٹھ کر دوسرے سجدے میں جانے سے قبل تھوڑی دیر اطمینان سے بیٹھنا اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے رفاعہ بن رافعؓ سے فرمایا: ”پھر سجدے سے اٹھو یہاں تک کہ تم

سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ'' (متفق علیہ)

۹۔ تمام کاموں میں اطمینان کا ہونا، یعنی نماز کے تمام اعمال کو تسلی اور اطمینان سے ادا کرنا۔ اور نبی کریم ﷺ ہمیشہ اطمینان سے نماز پڑھتے تھے اور آپؐ کا فرمان ہے: ''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو'' (بخاری:۶۳۱) اور جس شخص نے اطمینان اور اعتدال کے بغیر نماز پڑھی تھی اس سے آپؐ نے فرمایا: جاؤ نماز (دوبارہ) پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۔ ارکان نماز کے درمیان ترتیب قائم رکھنا، یعنی جس ترتیب سے نماز کے افعال نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں اسی کے مطابق تمام اعمال کو سرانجام دینا۔ چنانچہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ تکبیر تحریمہ سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھ لے یا رکوع سے قبل سجدہ کرلے۔ ارکان نماز میں سے کسی کو بھی آگے پیچھے کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ تشہد کے لیے بیٹھنا، نماز کی آخری رکعت میں دوسرے سجدے سے اٹھ کر تشہد کے لیے بیٹھنا نماز کا رکن ہے۔

۱۲۔ آخری تشہد پڑھنا، سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تشہد کے فرض ہونے سے قبل ہم اس طرح کہا کرتے تھے: (السَّلَامُ عَلَى اللهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو، اللہ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہو: (التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ) ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' (نسائی:۱۱۶۲)

۱۳۔ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا، آخری تشہد میں اللہ کے رسول ﷺ پر درود پڑھنا بھی نماز کا رکن ہے۔ درود کے الفاظ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس طرح سکھائے ہیں: (اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ) ''کہو: اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر

جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔'' (متفق علیہ)

۱۴۔ دونوں طرف سلام پھیرنا، جب آخری تشہد پورا ہو جائے اور مسنون دعائیں بھی پڑھ لی جائیں تو پہلے دائیں جانب اور پھر بائیں جانب چہرہ گھما کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا۔ اس طرح نمازی کے لیے وہ چیزیں دوبارہ حلال ہو جاتی ہیں جو نماز کی وجہ سے حرام ہوئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

''نماز کی چابی وضو، اس کی تحریم تکبیر اور تحلیل سلام ہے'' (ابوداود:۶۱)

نماز کے واجبات: یعنی افعال نماز کی وہ کم از کم مقدار جس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔ یہ واجبات تعداد میں آٹھ ہیں: تفصیل اس طرح ہے :۱۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر تمام تکبیریں کہنا: تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے جب کہ اس کے سوا تمام تکبیرات واجب ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا' آپ ہر دفعہ اٹھتے وقت' جھکتے وقت' قیام کے وقت اور بیٹھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے تھے۔ (ترمذی:۲۵۳)

۲۔ امام اور منفرد سب کا (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہنا: نماز میں ایک حالت سے دوسری حالت میں جاتے وقت (اللّٰهُ أَكْبَرُ) کہا جائے گا لیکن رکوع سے اٹھتے وقت (اللّٰهُ أَكْبَرُ) کے بجائے (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ ایسا ہی کہتے تھے۔

۳۔ امام، مقتدی اور منفرد سب کا (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) کہنا: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جب امام (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہے تو تم کہو: (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)'' (متفق علیہ، بخاری:۶۸۹، مسلم:۴۱۱)

۴۔ رکوع میں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ) کہنا: رکوع میں کم از کم ایک بار (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ) کہنا واجب ہے۔ معنی یہ ہے کہ میرا عظمتوں والا رب ہر عیب سے پاک ہے۔

۵۔ سجود میں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى) کہنا: ہر سجدہ میں کم از کم ایک بار (سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى) کہنا واجب ہے۔ یعنی میرا بلند و بالا رب ہر عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔

۶۔ دونوں سجدوں کے درمیان (اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي) پڑھنا:

۷۔ پہلے تشہد کے لیے بیٹھنا: تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کی ادائیگی کے بعد بیٹھنا نماز کے واجبات میں سے ہے۔ ۸۔ پہلے تشہد میں مسنون دعا پڑھنا:

نبی کریم ﷺ نے سیدنا رفاعہ بن رافعؓ سے فرمایا: ''جب تم اپنی نماز میں کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر جو میسر ہو قرآن پڑھو۔ جب تم اپنی نماز کے درمیان میں بیٹھو تو اطمینان سے اپنی بائیں ران بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ پھر

تشہد پڑھو" (ابوداود:۸۵۶) اس میں التحیات للہ...... سے شروع کر کے...... عبدہ ورسولہ تک پڑھیں۔

نماز کی سنتیں: نماز کی سنتیں درج ذیل ہیں اور یہ تعداد میں سولہ ہیں۔ نمازی کے لیے ان سنتوں پر عمل لازم نہیں ہے۔ لیکن اگر تمام پر عمل کرلے تو اس کے لیے بہت اجر ہے، اگر وہ ان میں سے کچھ پر عمل نہ بھی کر سکے تو اس کی نماز تو ہو جائے گی لیکن مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان سنتوں کا اہتمام کرے تاکہ اللہ تعالیٰ سے پورا اجر وثواب لے سکے۔

ا۔ دعائے استفتاح پڑھنا: یعنی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد مسنون دعا پڑھنا۔ اس سلسلہ میں زیادہ مشہور دعاء یہ ہے، اگرچہ دوسری دعائیں بھی صحیح احادیث سے ثابت ہیں: (سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ) "اے اللہ! تو پاک ہے ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ تیرا نام بہت ہی بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں"۔ (ابوداود:۷۷۵)

۲۔ حالت قیام میں دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی پر سینے کے اوپر رکھنا: کیونکہ نبی کریم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ابن خزیمہ:۴۷۹)

۳۔ رفع الیدین کرنا: تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لیے تشہد سے اٹھتے وقت انگلیاں سیدھی کر کے کندھوں کے برابر تک یا کانوں کی لو کے برابر تک دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ شروع نماز میں، رکوع سے پہلے، اور رکوع کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے۔ (متفق علیہ، بخاری:۷۳۵، مسلم:۳۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۴۔ رکوع اور سجود میں ایک سے زائد تسبیحات کہنا: سنت یہ ہے کہ رکوع میں تین، پانچ، سات، نو یا گیارہ مرتبہ تسبیحات کہی جائیں۔

۵۔ رکوع سے اٹھنے کے بعد (رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ) کے کلمات سے زائد جو کچھ کہا جائے:
نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے کہا: (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) مقتدیوں میں سے ایک شخص نے کہا: (رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "میں نے دیکھا کہ تیس فرشتے ان کلمات کو لینے کے لیے جلدی کر رہے تھے" (بخاری:۷۹۹)

۶۔ دونوں سجدوں کے درمیان (اللّٰھُمَّ اغفِرلِي) سے زائد جو کچھ بھی پڑھا جائے: اس موقع پر جو دعا مسنون ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: (اللّٰھُمَّ اغفِرلِي وَارْحَمنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي) "اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف فرما دے، مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے رزق عطا فرما" (مسلم: ۲۶۹۷)

۷۔ رکوع میں سر کو کمر کی سیدھ میں رکھنا: کیونکہ رسول کریم ﷺ نماز میں اپنے سر اور کمر کو ایک سیدھ میں رکھتے تھے۔ ۸۔ سجدوں میں دونوں بازؤں کو پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔

۹۔ سجدوں کی حالت میں کہنیوں کو زمین سے اٹھا کر رکھنا۔

۱۰۔ جلسہ میں تشہد اول میں نمازی کا بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا۔

۱۱۔ آخری تشہد میں تورّک کرنا یعنی بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے گزارنا بائیں کولھے پر بیٹھ کر دایاں پاؤں کھڑا رکھنا۔ ۱۲۔ دوسرے تشہد میں محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ اور ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجنا اور برکت کی دعا کرنا۔ یعنی درود ابراہیمی پڑھنا۔ ۱۳۔ آخری تشہد میں مسنون دعائیں پڑھنا۔

۱۴۔ فجر کی نماز میں اور مغرب وعشا کی پہلی دو دو رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرنا۔

۱۵۔ ظہر وعصر کی آخری دو دو رکعات میں مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشا کی آخری دو رکعتوں میں سری (آہستگی سے) قراءت کرنا۔ ۱۶۔ سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید سے جو میسر ہو پڑھنا، اور مذکورہ سنتوں کے علاوہ بھی کتاب وسنت میں وارد سنتوں پر عمل کرنا۔

نماز سے بعد کے مسنون اذکار: سلام پھیرنے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ کچھ دیر اپنی جگہ بیٹھتے اور درج ذیل دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ نمازی کے لیے ان دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے۔

۱۔ ایک دفعہ بلند آواز سے (اللهُ أَكْبَرُ)، اور تین دفعہ (أَسْتَغْفِرُ اللهَ) کہنا۔

۲۔ (اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ) (مسلم)

۳۔ (اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ) (احمد، ابوداود)

۴۔ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (البخاري)

۵۔ (اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ) (مسلم)

۶۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا، اس کے الفاظ یہ ہیں: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ

مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾(البقرۃ:۲۵۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔ (نسائی، ابن حبان)

۷۔ ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھنا اور سو کا عدد پورا کرتے ہوئے یہ کلمات کہنا: (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)(مسلم) ۸۔ (اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)(سنن نسائی)

۹۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)(مسلم)

۱۰۔ ہر نماز کے بعد سورۃ الاخلاص اور معوذتین یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا۔ (ابوداود:۱۵۲۳)

نماز میں جائز کام: ۱۔ اگر امام قراءت میں بھول رہا ہو تو مقتدی اسے درست الفاظ سے لقمہ دے سکتا ہے۔

۲۔ اگر امام غلطی سے کوئی کام خلاف معمول کر رہا ہو مثلاً امام دو رکعت پڑھ کر تشہد کے بغیر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونے لگے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر اسے متنبہ کر سکتا ہے۔ (بخاری) ۳۔ عورت اگر امام کی اقتدا میں نماز ادا کر رہی ہو تو وہ سبحان اللہ نہ کہے بلکہ ہلکی سی تالی بجا کر امام کو توجہ دلائے۔ (مسلم)

۴۔ اگر سانپ بچھو یا کوئی موذی جانور نکل آئے تو حالت نماز میں اسے مارنا جائز ہے۔ (احمد، ابوداود)

۵۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو ہاتھ لمبا کر کے روکنے کی اجازت ہے۔ (متفق علیہ)

۶۔ اگر کوئی سلام کہے تو نمازی بحالت نماز ہاتھ کے اشارے سے اسے جواب دے سکتا ہے مگر منہ سے نہ بولے۔ (ابوداود، ترمذی) ۷۔ ضرورت ہو تو بچے کو اٹھا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (مسلم)

۸۔ حالت نماز میں معمولی سا چل کر دروازہ کھولنا جائز ہے۔ (احمد، ابوداود) ۹۔ نماز کی اصلاح کے لیے تھوڑی سی حرکت کرنا جائز ہے، جیسے صف کو درست کرنے کے لیے دائیں، بائیں یا آگے پیچھے کی طرف چلنا۔ (متفق علیہ) ۱۰۔ ستر کھل رہا ہو تو اسے درست کرنے کے لیے جو حرکت کی جائے وہ جائز ہے۔

۱۱۔ نمازی کو چھینک آ جائے تو حالت نماز میں الحمد للہ تو کہہ سکتا ہے مگر کسی دوسرے کو جواب نہیں دے سکتا۔ (عمل الیوم و اللیلہ:۱/۲۳۲)

نماز میں مکروہ کام: ۱۔ نمازی کے لیے اپنی نگاہ کو دائیں بائیں گھمانا یا اوپر اٹھانا جائز نہیں۔(بخاری)

۲۔ اپنا ایک یا دونوں ہاتھ نماز کی حالت میں کولہوں پر رکھنا جائز نہیں۔(متفق علیہ) ۳۔ سر اور چہرہ کو دائیں یا بائیں گھمانا۔(بخاری) ۴۔ حالت نماز میں کپڑوں کو یا بالوں کو درست کرتے رہنا، داڑھی میں ہاتھ پھیرتے رہنا، کھجلی کرنا، ناک میں انگلی ڈالنا اور ہر ایسی حرکت جس سے نماز کا خشوع متاثر ہو، اس سے بچنا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:''نماز میں سکون سے رہو''۔(مسلم)

۵۔ نماز کی حالت میں بالوں کو سیٹ کرنا، سر کے کپڑے کو درست کرنا وغیرہ مکروہ ہے۔(متفق علیہ)

۶۔ سجدے والی جگہ پر اگر کنکریاں یا کوئی رکاوٹ وغیرہ ہو تو اسے سجدہ کرنے سے پہلے صرف ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے۔ (متفق علیہ)۷۔ کھانا تیار ہو کر سامنے ہو تو اس کی موجودگی میں نماز نہ پڑھیں بلکہ پہلے کھانا کھا لیں تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دھیان نہ رہے۔(مسلم) ۸۔ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو تو اسے روک کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ پہلے حاجت سے فارغ ہوں پھر اطمینان سے نماز پڑھیں تاکہ نماز میں بے چینی اور بے سکونی نہ ہو اور نماز کا خشوع متاثر نہ ہو۔(مسلم) ۹۔ نیند کا غلبہ یا بہت زیادہ تھکاوٹ ہو تو تھوڑی دیر آرام کرکے پھر نماز پڑھیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ایسا نہ ہو کہ وہ نماز میں استغفار کے بجائے اپنے آپ کو کوستا رہے۔(متفق علیہ)

نماز کو توڑ دینے والی چیزیں: ۱۔ جان بوجھ کر یاد ہوتے ہوئے کہ میں نماز میں ہوں اور علم ہوتے ہوئے کوئی چیز کھا لینے یا پی لینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اس لیے کہ نماز میں کھانا پینا حرام ہے۔(متفق علیہ)

۲۔ نماز میں جان بوجھ کر علم ہوتے ہوئے کلام کرنا بھی حرام ہے۔(مسلم)

۳۔ نماز کی کسی شرط یا رکن کو ترک کر دینا، اس سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔اگر دوران نماز یا نماز کے فوراً بعد اس کی تلافی ہو جائے تو بہتر ورنہ نماز دہرانا ہوگی۔ رفاعہ بن رافع انصاری نے جب نماز میں اطمینان اور اعتدال جیسے ارکان کو پورا نہ کیا تو آپ نے فرمایا: جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔(متفق علیہ)

۴۔ ایسی حرکت جو ضروری نہ ہو اور نمازی کی توجہ نماز سے ہٹا دے جیسے کوئی اپنی گردن کو موڑ کر چہرہ کو قبلہ سے ہٹا لے۔

۵۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ نماز میں قہقہہ کے ساتھ ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ البتہ محض تبسم سے نقصان نہیں ہوتا۔

۶۔ نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب فرض ہے چنانچہ اگر عشا کی نماز مغرب کی نماز سے قبل ادا کر لی تو ادا نہ ہوگی۔